بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دارالعلوم دیوبند
اور
عالمی مرکز حضرت نظام الدین
کے درمیان ہوئی
خط وکتابت

اللہ مولاکم و ہو خیرالناصرین

دارالعلوم دیوبند کا تنبیہ نامہ جو فتویٰ کے نام سے مشہور کیا گیا

(۱)

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعُلوم دیوبَند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ ....96/3....... التاریخ.....................

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصّلاۃ والسّلام علی سید الأنبیاء والمرسلین،محمد وآلہ و أصحابہ أجمعین. أمابعد:

اس وقت دنیا کے بہت سے علمائے حق اور مشائخ وغیرہ کی طرف سے یہ تقاضہ کیا جارہا ہے کہ جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں ''دارالعلوم دیوبند'' اپنا موقف واضح کرے، حال ہی میں بنگلہ دیش کے معتمد علماء اور پڑوسی ملک کے بھی بعض علماء کی طرف سے خطوط موصول ہوئے ہیں اور اندرونِ ملک سے بھی ''دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند'' میں کئی استفتاءات آئے ہوئے ہیں۔ ہم جماعت کے داخلی انتشار و اختلاف اور نظم و انتظام سے قطع نظر یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ گذشتہ کئی سالوں سے استفتاءات اور خطوط کی شکل میں مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی سے متعلق جو نظریات و افکار دارالعلوم کو موصول ہو رہے ہیں، تحقیق کے بعد اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اُن کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہے، بعض باتوں میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شانِ اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے، جبکہ بہت سی باتیں ایسی ہیں، جن میں موصوف جمہور امت اور اجماعِ سلف کے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں، بعض فقہی مسائل میں بھی وہ معتبر دارالافتاؤں کے متفقہ فتوے کے برخلاف بے بنیاد نئی رائے قائم کرکے عوام کے سامنے شدت کے ساتھ بیان کررہے ہیں، نیز تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کررہے ہیں کہ جس سے دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید اور اُن کا استخفاف ہو رہا ہے اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا رد و انکار لازم آرہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابر و اسلاف کی عظمت میں کمی؛ بلکہ استخفاف پیدا ہو رہا ہے، اُن کا یہ رویہ جماعتِ تبلیغ کے سابقہ ذمہ داران: حضرت مولانا الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا یوسف صاحبؒ اور حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے یکسر خلاف ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب کے بیانات کے جو اقتباسات ہم تک موصول ہوئے ہیں، جن کی نسبت اُن کی طرف ثابت ہو چکی ہے، اُن میں سے چند یہ ہیں:

> ''حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم اور جماعت کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی مناجات کے لیے خلوت و عزلت میں چلے گئے، جس سے بنی اسرائیل کے پانچ لاکھ ۸۸ر ہزار افراد گمراہ ہوگئے، اصل تو موسیٰ علیہ السلام تھے، وہی ذمہ دار تھے، اصل کو رہنا چاہیے، ہارون علیہ السلام تو معاون اور شریک تھے''۔

> ''نقل و حرکت توبہ کی تکمیل و تزکیہ کے لیے ہے، توبہ کی تین شرطیں تو لوگ جانتے ہیں، چوتھی شرط نہیں جانتے، بھول گئے، وہ کیا ہے، خروج، اس شرط کو لوگوں نے بھلا دیا، ۹۹ر قتل کرنے والے کی پہلی ملاقات راہب سے ہوئی، راہب نے اُس کو مایوس کر دیا، پھر اُس کی ملاقات ایک عالم سے ہوئی، عالم نے کہا کہ تم فلاں بستی کی طرف خروج کرو، اُس قاتل نے خروج کیا، تو اللہ نے اُس کی توبہ قبول کرلی، اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کے لیے خروج شرط ہے، اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی، یہ شرط لوگ بھول گئے، توبہ کی تین شرطیں بیان کرتے ہیں، چوتھی شرط، یعنی: خروج بھول گئے''۔

> ''ہدایت ملنے کی جگہ مسجد کے علاوہ کوئی نہیں، وہ دینی شعبے جہاں دین ہی پڑھایا جاتا ہے، اگر اُن کا بھی تعلق مسجد سے نہیں، تو خدا کی قسم اُس میں بھی دین نہیں ہوگا، ہاں دین کی تعلیم ہوگی، دین نہیں ہوگا'' (اس اقتباس میں مسجد کے تعلق سے اُن کا منشا مسجد میں جاکر نماز پڑھنا نہیں ہے، اس لیے کہ یہ بات انھوں نے مسجد کی اہمیت اور دین کی بات مسجد ہی میں لاکر کرنے کے سلسلے میں اپنے مخصوص نظریہ کو بیان کرتے وقت کہی ہے، جس کی تفصیل آڈیو میں موجود ہے، اُن کا نظریہ یہ بن چکا ہے کہ دین کی بات مسجد سے باہر کرنا خلافِ سنت ہے، انبیاء اور صحابہ کے طریقہ کے خلاف ہے)

> ''اجرت لے کر دین کی تعلیم دینا دین کو بیچنا ہے، زنا کار لوگ تعلیم قرآن پر اجرت لینے والوں سے پہلے جنت میں جائیں گے''۔

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ........................ حوالہ........................

''میرے نزدیک کیمرے والا موبائل جیب میں رکھ کر نماز نہیں ہوتی، تم علماء سے جتنے چاہے فتوے لے لو، کیمرے والے موبائل سے قرآن کا سننا اور پڑھنا قرآن کی توہین کرنا ہے، اس میں گناہ ملے گا، کوئی ثواب نہیں ملے گا، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن پر عمل کرنے سے محروم کردیں گے، جو علماء اس سلسلے میں جواز کا فتویٰ دے رہے ہیں، میرے نزدیک وہ علماء سوء ہیں، علماء سوء ہیں، اُن کے دل و دماغ یہود و نصاریٰ سے متاثر ہیں، وہ بالکل جاہل علماء ہیں، میرے نزدیک جو عالم اس کے جواز کا فتویٰ دے، خدا قسم اُس کا دل اللہ کے کلام کی عظمت سے خالی ہے، یہ بات میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے ایک بڑے عالم نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ میں نے کہا کہ اصل میں اس عالم کا دل اللہ کی عظمت سے خالی ہے، چاہے اس کو بخاری یاد ہو، بخاری تو غیر مسلم کو بھی یاد ہو سکتی ہے''۔

''ہر مسلمان پر قرآن کو سمجھ کر پڑھنا واجب ہے، واجب ہے، واجب ہے، جو اس واجب کو ترک کرے گا، اُس کو ترک واجب کا گناہ ملے گا''۔

''مجھے حیرت ہے کہ پوچھا جائے کہ تمہارا اصلاحی تعلق کس سے ہے؟ کیوں نہیں کہتے کہ میرا اصلاحی تعلق اس کام سے ہے، میرا اصلاحی تعلق دعوت سے ہے، اس بات پر یقین کرو کہ اعمال دعوت تربیت کے لیے کافی نہیں؛ بلکہ ضامن ہیں، میں نے خوب غور کرلیا، کام کرنے والوں کے بیڑا کھڑنے کی اصل وجہ یہ ہے، مجھے تو غم ہے کہ ان لوگوں کا جو یہاں بیٹھ کر یہ کہتے ہیں کہ چھ نمبر پورا دین نہیں ہے، خود اپنی دہی کو کھٹی کہنے والا کبھی تجارت نہیں کرسکتا، مجھے سخت حیرت ہوئی کہ جب ہمارے ایک ساتھی نے آکر مجھ سے کہا کہ مجھے ایک مہینے کی چھٹی چاہیے، مجھے فلاں شیخ کی خدمت میں اعتکاف کے لیے جانا ہے، میں نے کہا کہ اب تک تم لوگوں نے دعوت و عبادت کو جمع نہیں کیا، تمھیں کم از کم چالیس سال تبلیغ میں ہوگئے، چالیس سال تبلیغ میں چلنے کے بعد ایک آدمی یوں کہے کہ مجھے چھٹی چاہیے، کیونکہ میں ایک مہینہ اعتکاف کے لیے جانا چاہتا ہوں، میں نے کہا کہ جو آدمی دعوت سے چھٹی مانگ رہا عبادت کے لیے، وہ دعوت کے بغیر عبادت میں ترقی کیسے کرسکتا ہے؟ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ اعمال نبوت اور اعمال ولایت میں جو فرق ہے، یہ فرق صرف نقل و حرکت کے نہ ہونے کا ہے۔ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ ہم صرف دین سیکھنے کی تشکیل پر نہیں نکال رہے ہیں، اس لیے کہ دین سیکھنے کے تو اور بھی راستے ہیں، بس تبلیغ میں نکلنا ہی کیوں ضروری ہے، دین ہی تو سیکھنا ہے، مدرسہ سے سیکھ لو، خانقاہ سے سیکھ لو''۔

اُن کے بیانات کے بعض ایسے اقتباسات بھی موصول ہوئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کے نزدیک دعوت کے وسیع مفہوم میں صرف تبلیغی جماعت کی موجودہ ترتیب ہی داخل ہے، صرف اسی کو وہ انبیاء اور صحابہ کے طریقہ جہد سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی خاص ترتیب کو سنت اور بعینہ انبیاء کی محنت کا مصداق قرار دیتے ہیں، حالانکہ جمہور امت کا متفقہ مسلک ہے کہ دعوت و تبلیغ ایک امر کلی ہے، جس کی شریعت میں کوئی ایسی خاص ترتیب لازم نہیں کی گئی کہ جس کے چھوڑنے سے سنت کا ترک لازم آئے، مختلف زمانوں میں دعوت و تبلیغ کی شکلیں مختلف رہی ہیں، کسی بھی دور میں دعوت کے فریضے سے بے اعتنائی نہیں برتی گئی، صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ، مجتہدین، فقہاء، محدثین، مشائخ، اولیاء اللہ اور قریبی عہد کے ہمارے اکابر نے عالمی سطح پر دین کو زندہ کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے۔

ہم نے اختصار کی وجہ سے یہ چند باتیں ہی عرض کی ہیں، ان کے علاوہ بھی بہت سی ایسی باتیں موصول ہو رہی ہیں، جو جمہور علماء سے ہٹ کر ایک نئے مخصوص نظریہ کی غماز ہیں، ان باتوں کا غلط ہونا بالکل واضح ہے، اس لیے ان پر تفصیلی کلام کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

اس سے پہلے دارالعلوم دیوبند کی طرف سے کئی بار خطوط کے ذریعہ اور دارالعلوم میں تبلیغی اجتماع کے موقع پر ''بنگلہ والی مسجد'' کے وفد کے سامنے بھی اس پر توجہ دلائی گئی تھی؛ لیکن خطوط کا اب تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

جماعت تبلیغ ایک خالص دینی جماعت ہے، جو عملاً و مسلکاً جمہور امت اور اکابر رحمہم اللہ کے طریق سے ہٹ کر محفوظ نہیں رہ پائے گی، انبیاء کی شان میں بے ادبی، فکری انحرافات، تفسیر بالرائے، احادیث و آثار کی من مانی تشریحات سے علمائے حق کبھی متفق نہیں ہو سکتے اور اس پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا؛ اس لیے کہ اسی قسم کے نظریات بعد میں پوری جماعت کو راہِ حق سے منحرف کردیتے ہیں، جیسا کہ پہلے بھی بعض اصلاحی اور دینی جماعتوں کے ساتھ یہ حادثہ پیش آچکا ہے۔

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالعُلوم دیوبَند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ .... حوالہ ....

اس لیے ہم ان معروضات کی روشنی میں امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار ونظریات اور قرآن وحدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے ہٹتے جارہے ہیں، جو بلاشبہ گمراہی کا راستہ ہے، اس لیے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں؛ لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں۔

جماعت کے حلقے میں اثر ورسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ اکابر ذمہ داران کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں اور مولوی محمد سعد صاحب کے جو غلط افکار ونظریات عوام الناس میں پھیل چکے ہیں، اُن کی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں، اگر ان پر فوری قدغن نہ لگائی گئی، تو خطرہ ہے کہ آگے چل کر جماعت تبلیغ سے وابستہ امت کا ایک بڑا طبقہ گمراہی کا شکار ہوکر فرقہ ضالہ کی شکل اختیار لے۔

ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جماعت کی حفاظت فرمائے اور اکابر کے طریق پر اخلاص کے ساتھ جماعتِ تبلیغ کو زندہ جاوید اور پھلتا پھولتا رکھے، آمین، ثم آمین۔

۲۲/۲/۱۴۳۸ھ

نوٹ: پہلے اس طرح کی نامناسب باتیں تبلیغی جماعت میں شامل بعض افراد کی طرف سے ہوئی تھیں، تو اُس دور کے علمائے دین، مثلاً: حضرت شیخ الاسلامؒ وغیرہ نے اُن کو متنبہ کیا، تو اُن حضرات نے اس کا تدارک کیا؛ مگر اب خود ذمہ دار ہی اس طرح کی باتیں؛ بلکہ اس سے بڑھ کر جیسا اقتباسات سے واضح ہے کر رہے ہیں اور اُن کو توجہ دلائی گئی، مگر وہ متوجہ نہیں ہورہے ہیں، جس کی بناء پر لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے اس فیصلہ اور فتوی کی تصدیق کی جاتی ہے۔

حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ
مفتی دارالعلوم دیوبند
۲۷/۲/۱۴۳۸ھ

زین الاسلام قاسمی
مفتی دارالعلوم دیوبند
۲۷/۲/۱۴۳۸

محمد اسداللہ غفرلہ
معین مفتی دارالعلوم دیوبند
۲۸/۲/۱۲۳۸ھ

مولانا محمد سعد کاندھلوی کے بیانات کے

سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند سے ہوئی مراسلات

تمام فضلاء مدارس

واحباب دعوت کی خدمت میں پیش ہیں

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد بتاریخ 28 صفر 1438 مطابق 29 نومبر 2016 بعض ذرائع سے اطلاع ملی کہ دارالعلوم دیوبند کو مولانا محمد سعد صاحب کے کچھ بیانات پر کچھ اشکال ہے اور وہ کوئی فتویٰ جاری کر رہے ہیں اسکی اطلاع کے بعد مولانا محمد سعد صاحب نے ایک وفد دارالعلوم دیوبند راوانہ کیا کہ اگر کوئی ایسی بات ہے تو مجھ کو میری غلطیوں سے آگاہ کیا جانا چاہیئے تھا نہ کہ بالا بالا فتویٰ جاری کرنا اور اگر میرے کسی بیان میں کوئی بھی بات اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف ہوئی ہے تا میں اس سے رجوع کرنے کو تیار ہوں۔

اسکے فوراً بعد بتاریخ 29—صفر 1438 مطابق-30 نومبر 2016 بدست مولوی عبدالعظیم استاذ حدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور رجوع نامہ دارالعلوم دیوبند روانہ کر دیا۔

رجوع نامہ اول (وضاحتی تحریر بجواب تنبیہ نامہ)

Date:
Page:

ص ۱

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم ومحترم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب ودیگر
حضرات اکابر علماء کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات کی تحریر گرامی موصول ہوئی جس میں احقر
کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں احقر کے بعض بیانات
سے قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات تفسیر بالرائے
انبیاء کرام کی شان میں بے ادبی یا متفقہ فتاوی کے خلاف
اپنی رائے یا جمہور علماء سے ہٹ کر کسی مخصوص نظریہ کی طرف
نعوذ باللہ میلان کی شکایات آپ کے یہاں دار الافتاء میں
استفتاء کی شکل میں موصول ہونے کا حال تحریر فرمایا گیا

{۱} اس سلسلے میں اولاً احقر بغیر کسی تردد اور تامل کے
صاف لفظوں میں اپنا موقف واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے
کہ احقر الحمد للہ اپنے تمام اکابر ومشایخ علماء دیوبند ومظاہر علوم
سہارنپور کے موقف اور اپنی جماعت کے اکابر حضرت مولانا محمد یوسف
اور حضرت مولانا انعام الحسن کے مسلک ومشرب پر قائم ہے
اور اس سے ایک ذرہ انحراف کو بھی پسند نہیں کرتا

اس سلسلے میں جن سابقہ قدیم بیانات کا حوالہ تحریر
گرامی میں دیا گیا ہے احقر اس کو اپنا ایک دینی فریضہ سمجھتے
ہوئے اپنی جانب سے واضح الفاظ میں رجوع کرتا ہے اور
اللہ تعالیٰ سے عفو ومغفرت کا طالب ہے یہ ہمارے اسلاف
ومشایخ کی سنت ہے کہ جب کسی موقع پر اپنی غلطی کا

Date:
Page:

ص ۲

ان کو علم ہوا انہوں نے اس سے رجوع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب
کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور
کوتاہیوں و لغزشوں سے حفاظت فرمائے۔

(۲) اس سلسلے میں ثانیاً یہ بات عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا
ہوں کہ دور حاضر میں جن حضرات کو ہمارے دعوت والے مبارک
عمل سے مناسبت نہیں ہے یا خدانخواستہ مخالفت کا مزاج ہے
ان کی تمام تر کوشش یہ رہتی ہے کہ مدارس کے علماء حضرات
اور دعوت و تبلیغ کے خدام کے درمیان منافرت و بعد پیدا کیا
جائے اور ان کی غلطی اور چوک سے فائدہ اٹھا کر امت میں
خلفشار و انتشار پیدا کیا جائے اور ایک دوسرے سے بدظن
کیا جائے اس لئے احقر کا معمول اس طرح کے فتنوں
اور بدگمانیوں کے مواقع سے بچنے کے لیے کئی سال سے یہ ہے کہ اپنے
اسلاف و اکابر اور جمہور علماء امت اور ان کے موقف و مسلک
اور مدارس و مراکز علم کا ذکر و تذکرہ اور ان کی طرف تمام امور میں
رجوع اور اپنے تمام مسائل میں علماء سے رابطہ رکھنے کے لیے اپنے
بیانات میں غیر معمولی اہتمام کرتا ہوں تاکہ بدگمانیوں کا کوئی
موقع کسی کے ہاتھ نہ آئے۔ میرے اس طرح کے بیانات
روزانہ مرکز میں جماعتوں کے سیکڑوں افراد کو روانہ کرتے
وقت روزانہ ہوتے ہیں جس کا جی چاہے جب چاہے سن لے
ملک اور بیرون ملک بڑے اجتماعات میں جہاں کا مجمع
لاکھوں سے متجاوز ہوتا ہے وہاں بھی اہتمام کرتا ہوں۔ سال
گزشتہ رائے ونڈ کے اجتماع میں بڑی تفصیل سے

Date:
Page:

۳

احقر نے عوام کے لاکھوں کے مجمع کو علم دین اور علماء دین کی
طرف متوجہ کیا حضرت مولانا سلیم اللہ خاں کی زیر نگرانی
ان کی جامعہ فاروقیہ سے نکلنے والے ماہنامہ الفاروق ماہ
ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ مطابق ماہ اگست ۲۰۱۵ء کے شمارے میں
جو چار زبانوں میں شائع ہوتا ہے اس بیان کو عوام الناس
کو بدگمانی کے گناہ سے بچانے کے لیے اہتمام سے شائع کرا کر اپنی اور
اپنے مدرسہ کی شرعی ذمہ داری کا ثبوت پیش فرمایا حالانکہ
احقر کا بیان اپنی ذاتی حیثیت سے کوئی قابل اشاعت چیز
نہیں ہے لیکن انہوں نے اس بیان کے اہم اجزاء سرخی
عنوان کے ساتھ مصلحتاً شائع فرمائے مثلاً علم اور علماء اس
دنیا میں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں ان کی زیارت
عبادت ہے علماء کی مجالس ان کی صحبت سے استفادہ
قدم قدم پر زندگی میں علماء سے پوچھ پوچھ کر چلنا ہماری
محنت اور دعوت کا مقصد جہالت کو ختم کرنا اور حصول
علم کی طلب پیدا کرنا. دین کے کسی شعبہ کا انکار حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا انکار ہے وغیرہ وغیرہ
دو سال قبل ہمارے ملک میں سیتاپور کے عالمی اجتماع
میں اور اس ماہ بھوپال کے عالمی اجتماع کے بیانات میں
احقر نے ان تمام نازک امور کا پورا خیال رکھا ہے
بھوپال کے گذشتہ ہفتہ کے لاکھوں کے مجمع میں احقر کے
بیان کو تمام ذرائع ابلاغ واٹس ایپ فیس بک یوٹیوب
نے خصوصی اہتمام سے شائع کیا۔ جس میں کہا گیا کہ علماء

Date:
Page:

ص ۲

کی مجالس اور مساجد میں قرآنی تفاسیر کے حلقے یہ ایسی چیز ہیں جن کی امت کو سخت ضرورت ہے، اگر ان کو ہلکا سمجھا گیا تو یہ بڑا فتنہ اور بڑی محرومی کا سبب ہے

نیز یاد رکھیں کہ ہم کوئی جماعت نہیں ہیں ہمارا کوئی مذہب اور کوئی الگ طریقہ نہیں ہے ہم اہل سنت و الجماعت ہیں اور ہم سب کے لیے جو چلنے کا راستہ ہے اور ہمارا منشور اور طریقہ ہے اور دینی و دنیوی امور میں اور علمی استفادہ میں جو ہمارا مرکز ہے وہ یہ دینی مدارس ہیں جن کو اللہ تعالی نے اس ملک میں اور خاص طور پر یوپی کے علاقہ میں مرکزی حیثیت عطاء فرمائی ہے، علماء دیوبند کا جو مسلک ہے وہ ہی ہمارا مسلک ہے تبلیغی کام کرنے والوں کا اپنی کوئی رائے قائم کرنا انتہائی گمراہی اور فتنہ کا سبب ہے یہ بات دل سے نکال دینا کہ ہمارا ان مراکز کے علاوہ کوئی اور مرجع ہے اس کی قطعا گنجائش نہیں ہے۔ انتہی

بھوپال کے اس ہی اجتماع میں ختم ہونے سے پہلے وہاں کے دعوت کے ذمہ دار احباب کو امریکہ، کناڈا، برطانیہ اور یورپ کے علماء کرام اور دعوت کے دیگر احباب نے احقر کے اس بیان کے خیر مقدم کی اطلاع بھوپال ہی میں دی جس کا تذکرہ احباب نے مجھ سے کیا اور یہ مذکورہ بالا جملہ بیانات ہزاروں کی تعداد میں اول سے آخر تک میرے الفاظ کے ساتھ محفوظ ہیں۔ آج کل کے حیرت ناک عجیب و غریب ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ایک ایک بات پورے

ص ۵

عالم میں اسی وقت پہنچ جاتی ہے جس وقت وہ اسٹیج سے کہی جارہی ہے۔ پوری دنیا میں مذکورہ بالا بیانات کی اس قدر غیر معمولی اشاعت کے بالمقابل قدیم بیانات میں احقر کی کسی چوک یا زبان کی بے احتیاطی یا بیان کے وقت تمام حکمتوں اور مصلحتوں کے احاطہ نہ ہونے کی وجہ سے اظہار خیال میں جو کوتاہی ہوئی اس سے آپ جیسے عالمی علمی دینی مرکز کے اہم ذمہ دار حضرات کو احقر و اس کے ساتھیوں کے افکار و خیالات موقف و مسلک میں کسی قسم کی جو بدگمانی ہوئی ہے احقر اس کو نہایت افسوس ناک اور دعوت و تبلیغ والے مبارک عمل اور اس کے مرکز کے ساتھ عدم تعاون سمجھتا ہے فالی اللّٰہ المشتکی والیہ المستعان۔

(نوٹ) ہمارے یہاں مرکز میں لیٹر پیڈ اور مہر وغیرہ کے استعمال کا معمول نہیں ہے۔ نیز احقر کے بیانات پر جو اعتراضات ہیں ان کے متعلق احقر کی کم علمی کے باوجود جو معلومات اور ان کے علمی مراجع وغیرہ ہیں آئندہ ارسال کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

بندہ محمد سعد

بنگلہ والی مسجد نظام الدین دہلی

۲۹ صفر المظفر ۱۴۳۸

مطابق ۳۰ نومبر ۲۰۱۶

بروز چہارشنبہ

مگر انھوں نے یہ کہہ کر کہ اس وضاحتی تحریر میں آپ نے بیانات کے مراجع بھیجنے کی بات کیوں کی؟ اس رجوع نامہ اوّل کو منظور نہیں کیا اور 5 ربیع الاوّل 1438 مطابق 4 دسمبر 2016 کو یعنی پہلا رجوع نامہ پہنچ نے کے 6 روز بعد اپنا موقف شائع کر دیا۔

مندرجہ ذیل میں دیکھیں دار لعلوم دیوبند کا موقف

دارالعلوم دیوبند کا دوسرا موقف

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعُلوم دیوبَند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ........................   التاریخ......................

جناب مولانا محمد سعد صاحب وفقنا اللہ وایاکم لما تحبہ وترضاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت خواہ بحمدہ تعالی بعافیت ہے۔

تحریر طلب امر یہ ہے کہ آنجناب کا مرسلہ مکتوب پڑھ کر مسرت ہوئی، کیونکہ ہماری سعادت مندی کا تقاضا یہی ہے کہ اگر ہم سے اللہ رب العزت کے پسندیدہ دین کے احکام میں یا اُن کے منتخب و برگزیدہ شخصیات علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں بھول چوک سے کوئی خطا سرزد ہو جائے، تو تنبہ پر بغیر کسی تاخیر کے اس سے رجوع اور اُس کے ناگوار اثرات کے تدارک کی مخلصانہ کوشش کی جائے، آپ کے مرسلہ گرامی نامہ کے ابتدائی حصہ سے بظاہر یہی تاثر ہوتا ہے، جو بلاشبہ قابلِ قدر ہے؛ لیکن خط کے آخری حصہ سے یہ تاثر ختم ہو جاتا ہے۔

کیونکہ خط کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ ''امور سطور بالا'' کے بالمقابل قدیم بیانات میں احقر کی کسی چوک یا زبان کی بے احتیاطی یا بیان کے وقت تمام حکمتوں اور مصلحتوں کے احاطہ نہ ہونے کی وجہ سے اظہار خیال میں جو کوتاہی ہوئی، اس سے آپ جیسے عالمی، دینی مرکز کے اہم ذمہ دار حضرات کو احقر واس کے ساتھیوں کے افکار وخیالات، موقف ومسلک میں کسی قسم کی جو بدگمانی ہوئی ہے، احقر اس کو نہایت افسوس ناک اور دعوت وتبلیغ والے مبارک عمل اور اس کے مرکز کے ساتھ عدم تعان سمجھتا ہے'' (بلفظہ)

اس سلسلے میں عرض ہے کہ اولاً تو دارالعلوم/دیوبند کے موقف کی بنیاد آپ کے صرف پرانے بیانات نہیں ہیں؛ بلکہ ماضی قریب کے بیانات بھی ہیں؛ بلکہ ایک اقتباس کے کچھ اجزاء کو چھوڑ کر باقی اقتباسات قریبی وقت کے ہیں۔ ثانیاً آپ کے حالیہ بیانات میں مدارس، علماء اور اہل اللہ سے قربت کی ترغیب تو دی گئی ہے؛ لیکن قابل اشکال باتوں سے رجوع یا اُن کی تردید کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ کے مراسلہ کا آخری اور اختتامی حصہ صاف بتا رہا ہے کہ آپ کے نزدیک دارالعلوم/دیوبند کا یہ فتوی (جس کے پیش نظر یہ طویل مکتوب ارسال کیا گیا ہے) بدگمانی اور دعوت وتبلیغ کے کام اور اُس کے مرکز کے ساتھ عدم تعاون کے جذبہ سے مرتب کیا گیا ہے، آنجناب کا یہ وہم وخیال یکسر نادرست اور غلط ہے، فتاوے بدگمانی کی بنیاد پر نہیں؛ بلکہ بیان شریعت کے لیے جاری کیے جاتے ہیں، پھر آنجناب کو یہ ضرور معلوم ہوگا کہ ''سوء ظن اور بدگمانی''، علمی وشرعی اعتبار سے اُس ظن وگمان کو کہا جاتا ہے، جو قرائن وامارات وعلامات کے بغیر قائم کیا جاتا ہے، جس ظن وگمان کی بنیاد قرینہ وامارت وعلامت پر ہو، اسے سوء ظنی اور بدگمانی سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا ہے، علاوہ ازایں دارالعلوم دیوبند کا یہ فتوی اور موقف تو آپ کی صریح اور غیر محتمل عبارتوں پر مبنی ہے، تو اسے بدگمانی پر محمول کرنا بجائے خود یک گونہ بدظنی ہے۔

بایں ہمہ چونکہ آپ ملک کے ایک نہایت معروف علمی ودینی خاندان کے ایک فرد ہیں، پھر دعوت وتبلیغ سے آپ کی پشتینی وابستگی ہے، اس کے پیش نظر اس فتوی میں آنجناب کے ساتھ حسن ظن کے پہلو کو راجح رکھا گیا ہے؛ مگر وائے افسوس کہ آپ اسے بھی بدگمانی پر محمول کر رہے ہیں، رہا دارالعلوم دیوبند کا جماعت تبلیغ کے ساتھ بے لوث خیرخواہی کا تعلق اور اپنی تعلیمی وتدریسی مشاغل کی رعایت کے ساتھ تعاون، تو یہ عالم آشکارا ہے، اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مزید یہ ہے کہ خط کے آخر میں نوٹ کے عنوان سے آپ نے لکھا ہے کہ ''احقر کے بیانات پر جو اعتراضات ہیں، اُن کے متعلق احقر کم علمی کے باوجود جو معلومات اور اُن کے علمی مراجع وغیرہ آئندہ ارسال کرنے کی کوشش کی جائے گی، اس سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ اپنی آراء اور افکار ونظریات کو صحیح سمجھتے ہیں اور اُن کے دلائل فراہم کرنا چاہتے ہیں۔

آنجناب کے نام اس مراسلہ کے بعد مراسلت کے سلسلہ کو درازی سے بچانے کی غرض سے یہ خیال ہو رہا ہے کہ اب دارالعلوم دیوبند کا متفقہ موقف اہل مدارس، اہل اعلم اور امت کے سنجیدہ حضرات کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے، تا کہ جماعت کا یہ مبارک کام غلط نظریات وافکار کی آمیزش سے بچ سکے اور اس کی افادیت اور علمائے حق کے درمیان اس کا اعتماد قائم رہے۔

ابوالقاسم نعمانی

۵/۳/۳۸ھ

اس کے بعد خود دارالعلوم دیوبند کے اکابرین

کے کہنے پر ان کی منشا کے مطابق

10 ربیع الاوّل 1438 مطابق 9 دسمبر 2016

مولانا محمد سعد صاحب کا دوسرا رجوع نامہ مولانا

نورالحسن راشدی کاندھلوی و برادران مولوی

ضیاءالحسن و مولوی بدرالحسن و مفتی ابوالحسن

ارشد دارالعلوم دیوبند لیکر گئے۔

دارالعلوم دیوبند کی منشا کے مطابق دوسرا رجوع نامہ

ص ۱ Date

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

مکرم و محترم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب و دیگر
حضرات اکابر علماء کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات کی تحریر گرامی موصول ہوئی جس میں احقر
کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں احقر کے بعض بیانات
سے قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات تفسیر بالرائے
انبیاء کرام کی شان میں بے ادبی یا متفقہ فتاوی کے خلاف اپنی
رائے یا جمہور علماء سے ہٹ کر کسی مخصوص نظریہ کی طرف
نعوذ باللہ میلان کی شکایات آپ کے یہاں دارالافتاء میں
استفتاء کی شکل میں موصول ہونے کا حال تحریر فرمایا گیا

(۱) اس سلسلے میں اولاً احقر بغیر کسی تردد اور تامل کے
صاف لفظوں میں اپنا موقف واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے
کہ احقر الحمدللہ اپنے تمام اکابر و مشائخ علماء دیوبند و مظاہر العلوم
سہارنپور کے موقف اور اپنی جماعت کے اکابر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
اور حضرت مولانا انعام الحسن کے مسلک و مشرب پر قائم ہے۔
اور اس سے ایک ذرہ انحراف کو بھی پسند نہیں کرتا۔

اس سلسلے میں جن سابقہ قدیم بیانات کا حوالہ تحریر
گرامی میں دیا گیا ہے احقر اس کو اپنا ایک دینی فریضہ سمجھتے
ہوئے اپنی جانب سے واضح الفاظ میں رجوع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ
سے عفو و مغفرت کا طالب ہے یہ ہمارے اسلاف و مشائخ
کی سنت ہے کہ جب کسی موقع پر اپنی غلطی کا

www.almahafoods.com

ص ۲

ان کو علم ہوا انہوں نے اس سے رجوع فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب
کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے اور
کوتاہیوں و لغزشوں سے حفاظت فرمائے ۔

(۲) اس سلسلے میں ثانیاً یہ بات عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا
ہوں کہ دورِ حاضر میں جن حضرات کو ہمارے دعوت والے مبارک
عمل سے مناسبت نہیں ہے یا خدانخواستہ مخالفت کا مزاج ہے
ان کی تمام تر کوشش یہ رہتی ہے کہ مدارس کے علماء حضرات
اور دعوت وتبلیغ کے خدام کے درمیان منافرت و بعد پیدا کیا
جائے اور ان کی غلطی اور چوک سے فائدہ اٹھا کر امت میں
خلفشار اور انتشار پیدا کیا جائے اور ایک دوسرے سے بدظن
کیا جائے اس لئے احقر کا معمول اس طرح کے فتنوں اور بدگمانیوں
کے موقع سے بچنے کے لئے کئی سال سے یہ ہے کہ اپنے اسلاف
و اکابر اور جمہور علماء امت اور ان کے موقف و مسلک
اور مدارس و مراکز علم کا ذکر و تذکرہ اور ان کی طرف تمام
امور میں رجوع اور اپنے تمام مسائل میں علماء سے رابطہ رکھنے کے لئے
اپنے بیانات میں غیر معمولی اہتمام کرتا ہوں تاکہ بدگمانیوں کا کوئی
موقع کسی کے ہاتھ نہ آئے ۔ میرے اس طرح کے بیانات روزانہ
مرکز میں جماعتوں کے سیکڑوں افراد کو روانہ کرتے وقت
روزانہ ہوتے ہیں جس کا جی چاہے جب چاہے سن لے
ملک اور بیرون ملک بڑے اجتماعات میں جہاں کا مجمع
لاکھوں سے متجاوز ہوتا ہے وہاں بھی اہتمام کرتا ہوں سال
گزشتہ رائے ونڈ کے اجتماع میں بڑی تفصیل سے

www.almahafoods.com

ص ۳

Date

احقر نے عوام کے لاکھوں کے مجمع کو علم دین اور علمائے دین کی
طرف متوجہ کیا حضرت مولانا سلیم اللہ خان کی زیر نگرانی
ان کی جامعہ فاروقیہ سے نکلنے والے ماہنامہ الفاروق ماہ
ذیقعدہ ۳۶ھ مطابق ماہ اگست ۱۵ء کے شمارے میں
جو چار زبانوں میں شائع ہوتا ہے اس بیان کو عوام الناس
کو بدگمانی کے گناہ سے بچانے کے لئے اہتمام سے شائع کرا کر اپنی اور
اپنے مدرسہ کی شرعی ذمہ داری کا ثبوت پیش فرمایا حالانکہ
احقر کا بیان اپنی ذات حیثیت سے کوئی قابل اشاعت چیز
نہیں ہے لیکن انہوں نے اس بیان کے اہم اجزاء سرخی
عنوان کے ساتھ مصلحتاً شائع فرمائے مثلاً علم اور علماء اس
دنیا میں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں ان کی زیارت
عبادت ہے علماء کی مجالس ان کی صحبت سے استفادہ
قدم قدم پر زندگی میں علماء سے پوچھ پوچھ کر چلنا ہمارے
محنت اور دعوت کا مقصد جہالت کو ختم کرنا اور حصول
علم کی طلب پیدا کرنا دین کے کسی شعبہ کا انکار حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا انکار ہے وغیرہ وغیرہ
دو سال قبل ہمارے ملک میں سیتاپور کے عالمی اجتماع
میں اور اس ماہ بھوپال کے عالمی اجتماع کے بیانات میں
احقر نے ان تمام نازک امور کا پورا خیال رکھا ہے
بھوپال کے گذشتہ ہفتہ کے لاکھوں کے مجمع میں احقر کے
بیان کو تمام ذرائع ابلاغ واٹس ایپ فیس بک یوٹیوب
نے خصوصی اہتمام سے شائع کیا۔ جس میں کہا گیا کہ علماء

www.almahafoods.com

ص ۴

کی مجالس اور مساجد میں زبانی تفاسیر کے حلقے یہ ایسی
چیزیں ہیں جن کی امت کو سخت ضرورت ہے۔ اگر ان کو ہلکا
سمجھا گیا تو یہ بڑا فتنہ اور بڑی محرومی کا سبب ہے۔
نیز یاد رکھیں کہ ہم کوئی جماعت نہیں ہیں ہمارا کوئی مذہب
اور کوئی الگ طریقہ نہیں ہے ہم اہل سنت والجماعت ہیں اور
ہم سب کے لئے جو چلنے کا راستہ ہے اور ہمارا منشور اور طریقہ ہے
اور دینی و دنیوی امور میں اور علمی استفادہ میں جو ہمارا مرکز
ہے وہ یہ دینی مدارس ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس ملک میں
اور خاص طور پر یوپی کے علاقہ میں مرکزی حیثیت عطا فرمائی
ہے۔ علماء دیوبند کا جو مسلک ہے وہ ہی ہمارا مسلک ہے
تبلیغی کام کرنے والوں کا اپنی کوئی رائے قائم کرنا انتہائی
گمراہی اور فتنہ کا سبب ہے یہ بات دل سے نکال دینا
کہ ہمارا ان مراکز کے علاوہ کوئی اور مرجع ہے اس کی قطعاً
گنجائش نہیں ہے۔ انتہی

والسلام

بندہ محمد سعد

بنگلہ والی مسجد بستی حضرت نظام الدین دہلی

www.almahafoods.com

دوسرے رجوع نامہ کو دارالعلوم دیوبند والوں نے منظور کر کے اسکی رسید اس وعدہ کے ساتھ دی کہ ہم دو دن میں تفصیلی تحریر دیدینگے۔

دیکھئے دوسرا رجوع نامہ قبول کرنے کی تحریری جس پر مہتمم دارالعلوم دیوبند مفتی ابولقاسم صاحب کے دستخط

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768
Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار العلوم دیوبند
Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ.............................. التاریخ..............................

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

مکرمی جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عافیت خواہ بخیر ہے۔ تحریر طلب یہ ہے کہ آنجناب کی ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۲۰۱۶
بروز اتوار جناب مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی صاحب اور ان کے رفقاء کے ذریعہ آپ
کی تحریر مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ موصول ہوئی۔ جس میں آپ نے اپنے سابقہ بیانات سے
(۲ مرتبہ) اپنی جانب سے واضح الفاظ میں رجوع کیا ہے۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔
آپ کی تحریر اکابر اساتذہ کرام اور مفتیان عظام کی مجلس میں پڑھی گئی۔ حضرات
اساتذہ کرام و مفتیان عظام اس رجوع نامہ سے مطمئن ہیں۔ یہ مختصر تحریر بطور
رسید و اظہار اطمینان ارسال خدمت ہے۔ ان شاء اللہ دار العلوم کی طرف سے
مفصل تحریر جلد ہی روانہ خدمت کردی جائے گی۔ والسلام

ابو القاسم نعمانی
مہتمم دار العلوم دیوبند
۱۱ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

مگر تحریری وعدہ کے مطابق کوئی تفصیلی تحریر

دارالعلوم دیوبند نے نہیں بھیجی

تیسرا رجوع نامہ

اس کے بعد

9 جنوری 2017 مطابق 10 ربیع الثانی 1438

کو ایک اور وضاحت نامہ

مولانا شوکت صاحب قاسمی و مولانا جمشید صاحب

کے ذریعہ دارالعلوم دیوبند کو بھیجا گیا۔

وضاحت نامہ (تیسرا رجوع نامہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر مکرم حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنجناب نے بندے کے چند مختلف بیانات کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے جو تحریر مرتب فرمائی تھی، جسے عوام میں فتویٰ کا نام بھی دیا گیا، بندہ نے اسکے بارے میں ایک رجوع نامہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا جس میں اپنے اکابر سلف اہل سنت والجماعت کے عقائد سے سرمو انحراف سے براءت کا اظہار کرکے جو باتیں اسکے مخالف بندہ سے سرزد ہوئی ہوں، ان سے رجوع کا اعلان کیا تھا۔ لیکن اس رجوع نامے کے آخر میں کچھ ایسے جملے آگئے تھے جن کو رجوع کی روح کے منافی سمجھتے ہوئے اس سے متعارض قرار دیا گیا، اس لئے وہ رجوع نامہ قابل قبول نہیں سمجھا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنا مافی الضمیر اس وقت پوری طرح واضح نہیں کرسکا۔ در حقیقت بات یہ تھی کہ آپ کی تحریر میں بندے کی کچھ باتیں تو ایسی تھیں جن سے بندہ نے غیر مشروط رجوع کا اظہار کیا تھا، اور کچھ باتیں ایسی بھی تھیں جو در حقیقت سلف کے مفسرین کے ایسے کلام سے ماخوذ تھیں، جو شاید معترض حضرات کی نظر سے نہیں گذریں، جسکی وجہ سے انہیں قطعی بے اصل اور محض تفسیر بالرائے قرار دیا گیا، حالانکہ وہ سلف سے منقول ہیں، اور انکی بنا پر کسی بات کو باطل محض یا گمراہی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ زیادہ سے زیادہ انہیں مرجوح کہہ سکتے ہیں۔ ان منقولات کے مراجع آنجناب کی خدمت میں بھیجنے کا ارادہ اس غرض سے ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ رجوع سے رجوع مقصود تھا، بلکہ یہ نقول آنجناب کے علم میں لانے کا منشا یہ تھا کہ ان پر غور فرمالیا جائے، تاکہ ہر قسم کی غلطی کو ایک ہی صف میں شمار نہ کیا جائے، کیونکہ بعض جگہ مضمون کی غلطی ہوگی، بعض جگہ ترجیح کی غلطی، اور بعض جگہ تعبیر کی کوتاہی، اور کچھ باتیں ایسی بھی ہونگی جنکا حاصل نزاع لفظی ہوگا۔ رجوع نامے میں میں

نے تمام امور کا اجمالی جواب دینا چاہا جو ان سب قسموں کو شامل ہو جائے، اس سے تعارض کا شبہ پیدا ہوا، اس لئے بندہ نے اول تو وہ موہم فقرے رجوع نامے سے نکال کر جناب کے پاس بھیجے، اور اب اس تحریر کے ذریعے مفصل طور پر ایک ایک اعتراض کے بارے میں اپنا موقف اور رجوع کی نوعیت واضح کرنا چاہتا ہوں، جس سے ان شاء اللہ تعارض کا اشتباہ رفع ہو جائیگا۔ آپ کی تحریر میں میرے جن بیانات کو قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے، اب میں ان میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا موقف عرض کرتا ہوں:

1-موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

اس واقعے میں بندہ نے جو کچھ بیان کیا، وہ اُن متعدد مفسرین کے قول کی بنیاد پر بیان کیا تھا جنہوں نے جلدی چلے آنے پر باری تعالیٰ کے سوال کو فی الجملہ نکیر پر محمول کیا ہے، اور اسے بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب قرار دیا ہے۔ ان مفسرین کی عبارتیں درج ذیل ہیں: علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

والاستفهام للانكار ويتضمن كما في الكشف انكار السبب الحامل لوجود مانع في البين وهو ايهام اغفال القوم وعدم الأعتداء بهم مع كونه عليه السلام مامورا باستصحابهم واحضارهم معه وانكار اصل الفعل لأن العجلة نقيصة في نفسها فكيف من أولى العزم اللائق بهم مزيد الحزم۔"روح المعاني(16/ 241)

اسی بات کو معارف القرآن میں بھی ایک قول کے طور پر نقل فرمایا ہے جسکی عبارت یہ ہے:

"آپ کے منصب رسالت کا تقاضا یہ تھا کہ قوم کے ساتھ رہتے، انکو اپنی نظر میں رکھتے، اور ساتھ لاتے۔ آپ کی عجلت کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم کو سامری نے گمراہ کر دیا" (معارف القرآن ص 122 ج6)

لہٰذا جو بات کہی گئی، وہ تفسیر بالرای نہیں تھی، اسکی بنیاد سلف کے کلام میں موجود تھی، اس لئے اگر کوئی اس تفسیر کو اختیار کرے، تو اسے اہل سنت سے خارج نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ بندہ یہ اعتراف کرتا ہے کہ اسکے مقابل دوسری تفسیر جو علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے، بے غبار ہے، اور اسکو اختیار کرنا اس لحاظ سے راجح ہے کہ اس سے کسی نبی کی طرف کسی اجتہادی غلطی کی نسبت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی، نیز جس انداز اور تفصیل سے بندہ نے وہ بات عوام کے مجمع میں کہی، اس سے مزید غلط فہمیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں جو مقصود نہیں تھیں۔ اس لئے میں اپنے ایسے بیانات سے رجوع کرتا ہوں، اس لئے نہیں کہ وہ تفسیر بالرای تھی، بلکہ اس لئے کہ وہ مرجوح تھی، اور اسکے بیان میں بھی قصور ہوا جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بے ادبی کا شبہ پیدا ہوا، بندہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں کسی ادنیٰ بے ادبی سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہے۔

اجرت لے کر تعلیم دینا

دراصل بندہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک میں طاعات پر اجرت لینا جائز نہیں ہے، لیکن متاخرین نے جو اجازت دی ہے، وہ حبس وقت کی تاویل سے دی ہے، لہٰذا اسکو تعلیم پر اجرت نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بندہ سے اس مفہوم کے ادا کرنے میں قصور ہوا، اور بات ایسے انداز سے کہدی گئی جس سے علم دین کے مدرسین کے بارے میں یہ عمومی تاثر پیدا ہو گیا کہ انکا اجرت لینا ناجائز ہے۔ اس تاثر سے بھی بندہ واضح الفاظ میں رجوع کرتا ہے۔

موبائل سے قرآن کریم سننا اور پڑھنا

واقعہ یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں موبائل جس قسم کی خلاف شرع باتوں، بلکہ عریانی اور فحاشی میں استعمال ہورہاہے، اسکی وجہ سے یہ بندے کی رائے ہے کہ اس میں قرآن کریم کو محفوظ کرکے اس میں تلاوت کرنا قرآن کریم کی بے ادبی ہے۔ یہ میری اور بعض دوسرے علماء کی بھی رائے ہے، دوسرے اہل علم اس سے اختلاف کرسکتے ہیں۔ لیکن اسکو بیان کرنے میں بندے سے ایک تو یہ چوک ہوئی کہ ایک مجتہد فیہ مسئلے میں مخالف رائے کو بالکل باطل قرار دینا، اسکے قائلین پر نکیر کرنااور انہیں علماء سوء قرار دیناحدود سے متجاوز تھاجو عوام کو اجتناب کی تلقین کرنے کے سیاق میں سرزد ہوا۔ دوسرے کیمرے والے موبائل کو جیب میں رکھ کر نماز نہ ہونے کا حکم بھی اسی پر متفرع کیا گیا۔ تیسرے اس قسم کے مسائل کو جن میں علماء کرام کی دورائیں ہوسکتی ہیں، تبلیغی اجتماعات میں بیان کرنے کا معمول نہیں رہا۔ اس مسئلے کا بیان اس معمول کے خلاف ہوا۔

اپنی غلطی کے اس اعتراف کے ساتھ یہ گذارش بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جس معاملے میں علماء معاصرین کی آراء مختلف ہوں، جس طرح انہیں عوام کے مجمع میں اس شدت کے ساتھ بیان کرنادرست طرز عمل نہیں جس شدت کے ساتھ بندے نے بیان کیا، اسی طرح اگر کوئی اس معاملے میں محتاط رائے رکھتا ہو، تو یہ ایسی بات نہیں ہے کہ اسکی بناپر اسے گمراہ یا اہل سنت سے خارج قرار دیا جائے۔

اصلاحی تعلق اور دین کے دوسرے شعبے

بندہ اپنے رجوع نامے کے شروع میں اپنا نقطۂ نظر واضح کرچکا ہے کہ بندے کے نزدیک تبلیغ کے علاوہ تعلیم دین اور تزکیہ کے لئے علماء اور اہل اللہ کی صحبت دین کا اہم شعبہ ہے، اور بندہ اپنے بیانات میں اس پر زور دیتا رہتا ہے، اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس پہلو کو زیادہ اہمیت کے ساتھ واضح کرنے کی پوری کوشش کریگا۔ لیکن جب کوئی شخص دین کے کسی ایک شعبے سے وابستہ ہوتا ہے، تو وہ اپنے احباب کو اس شعبے کی اہمیت بتانے

اور انہیں کام پر آمادہ کرنے کے لئے اس پر زیادہ زور دیتا ہے۔ بندہ چونکہ تبلیغ کے کام سے وابستہ ہے، تو اپنے احباب کے سامنے اسی کی اہمیت زیادہ اہتمام کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ بعض ایسے مقامات پر اس کام کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے بیان کا کچھ ایسا انداز ہو گیا ہے جس سے معاذاللہ دین کے دوسرے شعبوں کی اہمیت کا کم ہونا سمجھا گیا جو حقیقت یہ ہے کہ مقصود نہیں تھا، اور جس کے مقصود نہ ہونے پر بندے کے دوسرے بیانات شاہد ہیں۔ لہٰذا بندے کا کوئی بھی ایسا بیان جس سے تبلیغ کے علاوہ دین کے دوسرے شعبوں کی ناقدری سمجھ میں آتی ہو، یا جس سے تبلیغ کے شرعی حکم کو کسی ایک خاص طریقے کے ساتھ محدود قرار دینا لازم آتا ہو، بندہ اس سے رجوع اور براءت کا واضح اعلان کرتا ہے، اور ان شاءاللہ آئندہ اس بات کا پورا خیال رکھے گا کہ اس قسم کا کوئی تاثر پیدا نہ ہو۔

امید ہے کہ ان گذارشات کے بعد بندے کے رجوع نامے کے بارے میں پیدا شدہ اشتباہ ان شاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جائیگا۔ والسلام مع الاکرام

بندہ [illegible]
بنگلہ والی مسجد حضرت نظام الدین دہلی

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ
۹ جنوری ۲۰۱۷ء

تیسرا رجوع نامہ جانے کے بیس دن بعد

28 جنوری 2017 کو دارالعلوم دیوبند سے یہ

تحریر موصول ہوئی

جس میں رجوع کو تسلیم و قبول کرتے ہوئے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر بلاتوجیہ

وتاویل کے رجوع کرنے کو لکھا۔

ذیل میں دارالعلوم دیوبند کی تحریر 20 دن بعد موصول ہوئی

تحریر پیش نظر ہے۔

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ 196/3/1   التاریخ 28/01/2017

باسمہ تعالی

الحمد للہ ربّ العالمین، والصّلاة والسّلام علی سید الأنبیاء والمرسلین، سیّدنا ومولانا محمد وعلی وآلہ وأصحابہ أجمعین. أمابعد:

جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے بعض بیانات کی روشنی میں ان کے افکار اور نظریات کے سلسلے میں دارالعلوم دیوبند نے اپنا متفقہ موقف واضح کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ تحقیق کے بعد اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ان کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہے۔ بعض باتوں میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے؛ جب کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں موصوف جمہور امت اور اجماع سلف سے باہر نکل رہے ہیں، چونکہ یہ متفقہ موقف اب عام ہو چکا ہے اس لیے اس کے مکمل اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے رجوع کے نام سے ایک تحریر بھی موصول ہوئی تھی جس پر اطمینان نہیں ہو سکا تھا۔

اب مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ کو رجوع کے سلسلے میں ایک نئی تحریر موصول ہوئی ہے، جس کے تمام مشمولات اور تفصیلات سے اگرچہ اتفاق نہیں کیا جاسکتا؛ لیکن اس تحریر میں مولانا نے فی الجملہ اپنے ان بیانات سے رجوع کیا ہے جن کا ذکر دارالعلوم دیوبند کے موقف میں کیا گیا تھا، اور آئندہ ان کا اعادہ نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اب اس موقع پر اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے جناب مولانا محمد سعد صاحب کی جن قابل اشکال باتوں کے سلسلے میں اپنا متفقہ موقف ظاہر کیا تھا، وہ موقف اپنی جگہ پر قائم ہے، دارالعلوم دیوبند نے اپنا متفقہ موقف واپس نہیں لیا ہے اور اُن افکار ونظریات کو جن کا ذکر متفقہ موقف میں کیا گیا ہے، دارالعلوم دیوبند بہر حال غلط اور ناقابل قبول سمجھتا ہے اور اُن تمام غلط باتوں پر جن کی نشاندہی متفقہ موقف میں کی گئی ہے، جماعت کی ہر سطح پر قدغن لگانا ضروری سمجھتا ہے؛ لیکن مولانا نے اپنی تحریر میں چونکہ فی الجملہ رجوع کرتے ہوئے آئندہ ان باتوں سے پرہیز کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے؛ اس لیے اس پر اعتماد کرتے ہوئے ہم توقع کرتے ہیں کہ مولانا آئندہ ایسی باتوں سے مکمل احتیاط برتیں گے جو علمائے راسخین کے نزدیک قابل گرفت ہو سکتی ہوں، اسی کے ساتھ مولانا محمد سعد صاحب کو بطور خاص اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں ان کے بیانات صرف مرجوح تفسیر کی حیثیت نہیں رکھتے؛ بلکہ وہ یقینی طور پر غلط ہیں اور جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس کے منافی ہیں؛ اس لیے اس مسئلہ میں مولانا کو اپنے تمام بیانات کی بلا تاویل تردید کرنی چاہیے، خواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عجلت کو بنی اسرائیل

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ 196/3 / 2

التاریخ ....

کی گمراہی کا سبب قرار دینے کا مسئلہ ہو یا ۴۰؍ رات دعوت ترک کر کے عبادت میں مشغول رہنے کا الزام ہو، اس مسئلہ کی مختصر وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ فرمالی جائے، نیز تفصیلی دلائل کے لیے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی کا مضمون **"وَمَآ أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوسٰى"** کی صحیح و معتبر تفسیر بغور دیکھنی چاہیے، جو اس تحریر کے ہمراہ ارسال ہے اور دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر بھی شائع ہو چکی ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو بیان کرتے ہیں، اس کے بارے میں قابلِ توجہ امور:

(۱) مولانا اپنی تحریر مؤرخہ ۱۰؍ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ = ۹؍ جنوری ۲۰۱۷ء میں لکھتے ہیں: ''میں اپنے ایسے بیانات سے رجوع کرتا ہوں، اس لئے نہیں کہ وہ تفسیر بالرائے تھی؛ بلکہ اس لئے کہ وہ مرجوح تھی الخ''۔

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ مرجوح ہی نہیں بلکہ غلط اور باطل ہے سلف میں سے کسی کا یہ قول نہیں ہے اور نہ کوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی بات کہہ سکتا ہے، روح المعانی سے جو عبارت مولانا نے نقل کی ہے اس عبارت کا مولانا کی اس بات سے کہ ''موسیٰ علیہ السلام ۴۰؍ رات دعوت کے عمل کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہو گئے، اسی وجہ سے بنی اسرائیل کی اکثریت گمراہ ہو گئی'' کوئی ربط و تعلق نہیں ہے۔

(۲) خدائے عالم الغیب والشہادۃ نے "قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" الآیۃ میں واضح الفاظ میں قوم موسیٰ علیہ السلام کی گمراہی کا حقیقی و مجازی سبب بیان فرمادیا ہے۔ اس سے حضرت موسیٰ کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔

صاحب مظہری کے جس تفسیری قول کو مولانا اپنی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں، اولاً تو خود قاضی صاحب نے اس کو بصیغۂ تمریض بیان کیا ہے، پھر اس کا جو جواب نقل کیا ہے اُسے لفظ ''لعل'' سے بیان کیا ہے، معلوم ہوا کہ اس پر خود انھیں بھی جزم و یقین نہیں ہے، علاوہ ازیں اس جواب میں علمی خدشات بھی ہیں، پھر اس کا مولانا کی بات سے کوئی ربط بھی نہیں ہے، ان وجوہ سے اس مسئلہ میں اسے دلیل سمجھنا بڑی بھول ہے، نیز روح المعانی سے جو عبارت نقل کی گئی ہے، اس کا بھی مولانا کی بات سے ادنیٰ تعلق نہیں ہے؛ بلکہ اس کے سیاق و سباق کو پیش نظر رکھ کر دیکھیں تو وہ فی الجملہ مولانا کے دعویٰ کے خلاف ہوگی۔

قرآن مجید کی آیت متعلقہ کو پڑھیے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ کے سوال "مَآ أَعْجَلَكَ" کا جو جواب دیا ہے، اس پر کسی نوع کا کوئی انکار مذکور نہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب کو قبول فرمالیا ہے۔

آگے مولانا لکھتے ہیں کہ: ''اس کے بیان میں بھی قصور ہوا جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بے ادبی کا شبہ پیدا ہوا''۔

ذرا اپنے اس جملہ پر غور کریں کہ ''موسیٰ علیہ السلام نے صرف ۴۰؍ رات دعوت کا عمل نہیں کیا''۔

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ 196/3/3 التاریخ ....

مولانا صریح لفظوں میں کہہ رہے ہیں کہ "موسیٰ علیہ السلام نے دعوت وتبلیغ جو اُن کا فرضِ منصبی ہے ترک کر دیا" حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو جو بنص قرآنی کارِ نبوت ورسالت میں ان کے شریک عمل تھے، اپنا نائب وقائم مقام بنادیا تھا، اور قرآن بیان کرتا ہے کہ انھوں نے دعوت وتبلیغ کی یہ خدمت انجام بھی دی، پھر بھی مولانا حضرت موسیٰ کو ترک دعوت کا مورد قرار دے رہے ہیں، کیا یہ ان کی شان رسالت میں صریح تنقیص نہیں ہے؟ اس لیے مولانا نے رجوع سے پہلے جو باتیں لکھی ہیں وہ نہ درست ہیں نہ مولانا کے منصب کے مطابق۔

لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں مولانا محمد سعد صاحب اپنے تمام بیانات سے بلا تاویل وتوجیہ رجوع کریں اور اس کا اعلان کریں۔

مہتمم دارالعلوم دیوبند

(صدر مدرس)

مفتی دارالعلوم دیوبند

معین مفتی دارالعلوم دیوبند

چناچہ مولانا محمد سعد صاحب نے اس بات کو بھی قبول کر لیا،
اور دارالعلوم دیوبند کے زمیداران کی منشاء کے مطابق بلا
کسی توجیہ وتاویل کے رجوع نامہ بدست مفتی ریاست
صاحب بلند شہری مہتمم جامعہ فاروقیہ انوار العلوم وحافظ
مسعود برادر خورد مفتی محمود صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند
بھیجا گیا۔

مگر افسوس کہ مسلسل ایک گھنٹہ تک خوش آمد کرتے رہنے
کے مہتمم دارالعلوم دیوبند مفتی ابولقاسم صاحب نے اسکو
ہاتھ میں لینے سے ہی انکار کر دیا۔

دارالعلوم دیوبند کی تحریر کے مطابق چوتھا اور آخری رجوع
نامہ پیش نظر ہے۔

بلاتوجیہ وتاویل چوتھا رجوع نامہ

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

بخدمت جناب مفتی ابو القاسم صاحب دامت برکاتہم
امید ھے کہ مزاج عالی بخیر ہونگے
آنجناب کا خط موصول ہوا جس میں آنجناب نے
بندہ کو بلا تاویل و توجیہ رجوع کرنے کا حکم دیا ھے

بندہ کو حضرات علماء دار العلوم دیوبند پر مکمل اعتماد ھے
اور حضرت موسی علیہ السلام کے کوہ طور پر تشریف
لے جانے والے واقعہ میں بندہ اپنے تمام بیانات سے
بلا تاویل و توجیہ رجوع کرتا ھے
اور آئندہ اس کے بیان کرنے سے ان شاء اللہ تعالی
مکمل اجتناب کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ھے

اللہ تبارک و تعالی اپنا حفظ و امان عطا فرمائیں : آمین

۴، جمادی الاول ۱۴۳۸ھ — فقط والسلام
مطابق ۲، فروری ۲۰۱۷ء

بندہ محمد سعد

بنگلہ والی مسجد حضرت نظام الدین دھلی